

## 48986 - حرام مال کے ساتھ حج کر لیا

### سوال

کیا حرام مال سے حج کرنے والے کا حج صحیح ہے کہ نہیں؟

### پسنیدہ جواب

الحمد لله.

اس کا حج صحیح ہے اور اس کا فریضہ حج ادا ہو جائے گا لیکن اس کا حج مبرور نہیں اور اس کے اجر و ثواب میں بہت ہی زیادہ نقص پیدا ہوا ہے ، آپ اس کی مزید تفصیل کے لیے سوال نمبر ( 34517 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب " المجموع " میں کہتے ہیں :

جب کسی نے حرام مال سے حج کیا تو وہ گنہگار ہے اور اس کا حج صحیح اور ادا ہو جائے گا ، اور اکثر فقہاء کرام نے بھی یہی کہا ہے ۔ اہ کچھ کمی بیشی کے ساتھ نقل کیا گیا ہے ۔

دیکھیں : المجموع للنووی ( 62 / 7 ) ۔

اور الموسوعة الفقهية میں ہے کہ :

اگر کسی نے شبہ والے مال سے حج کیا یا غصب شدہ مال سے تو ظاہر حکم سے اس کا حج صحیح ہے ، لیکن وہ گنہگار ہے اور اس کا حج مبرور نہیں ، امام شافعی ، امام مالک ، امام ابوحنیفہ اور سلف و خلف میں سے جمہور علماء کرام کا یہی مسلک ہے ۔

امام احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

حرام مال سے کیا ہوا حج ادا نہیں ہوتا ، اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کا حج حرمت کے ساتھ صحیح ہے ۔

اور حدیث شریف میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا ذکر کیا کہ وہ بہت لمبا سفر کرتا ہے اور بال

پراگندے ہیں اور اورگرد وغبار میں اٹا ہوا اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے ہوئے یارب یارب کہہ رہا ہے حالانکہ اس کا کھانا حرام کا ، اس کا پینا حرام ، اس کا لباس حرام کا اور اسے غذا ہی حرام کی دی گئی ہے تو اس اس کی دعا کس طرح قبول ہوگی ۔ اھ

دیکھیں : الموسوعة الفقهية ( 17 / 131 ) ۔

اور شیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالیٰ کا کہنا ہے :

جب اس نے حج اللہ تعالیٰ کے مشروع کردہ طریقہ کے مطابق کیا تو اس کا حج صحیح ہے ، لیکن اسے حرام کمائی استعمال کرنے کی وجہ سے گناہ ہوگا ، اور اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں اس فعل سے توبہ کرنا ہوگی ، اور حرام کمائی کی وجہ سے اس کا حج ناقص شمار ہوگا ، لیکن اس کا فریضہ ادا ہو جائے گا ۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ ابن باز ( 16 / 387 ) ۔

اور فتاویٰ اللجنة الدائمة ( مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتویٰ ) میں ہے :

حرام کمائی کے مال سے کیا گئے حج کے صحیح ہونے میں کوئی مانع نہیں ، لیکن حرام کمائی کی بنا پر اسے گناہ ہوگا ، اور اس کے حج کے اجر و ثواب میں کمی تو ہوگی لیکن حج باطل نہیں ہوگا ۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ اللجنة الدائمة للبحوث العلمیة والافتاء ( 11 / 43 ) ۔

واللہ اعلم .